دو، حضرت علی مرتضی ایک دن مین آٹھ ختم قرآن کرتے - اخیر آپ نے کسی کتاب کا اصلی حوالہ نہین دیا کہ جس رسالہ اقامۃ الحجہ مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی سے آپ نے یہہ سب آثار نقل کئے ہین اسمین بہی کسی کتاب کا حوالہ نہین صرف اسقدر کہا ہے "کما ذکرہ بعض شراح البخاری"۔

(۳) ان امور کا قرون ثلثہ مین پایا جانا ثابت ہوا اب ایضاح الحق کی حسب وعدہ خبر لو۔

اور ضمن ب دفعہ ۵ کے جواب مین فرمایا ہے۔

(۱) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا وہ اکثر صراط مستقیم مین تسلیم کئے گئے ہین - اسی وجہ سے تمہارے گروہ کے ایک نامی [illegible] مین صاف کہدیا ہے کہ ایضاح الحق مولوی محمد اسمعیل دہلوی کی تالیف نہین کسی اور لامذہب اور وہابی اسمعیل کی تالیف ہے۔

(۲) تمہاری یہہ بات کہ خیر القرون کے بعد جو محدثین فقہاء اولیاء علما گذرے ہین انکے عقائد اچھے نہین - لائق تسلیم نہین۔

(۳) صحیح بخاری کے باب المعاصی من امر الجاهلیة ولا یکفر صاحبها بارتکابها الا بالشرك کا آپ مطلب نہین سمجھتے اسکا مطلب یہہ ہے کہ کبیرہ و صغیرہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہین ہوتا جبتک شرک نکرے چنانچہ قسطلانی نے لکھا ہے۔

(۴) آپکا یہہ خیال کہ مرتکب بدعت پر اطلاق بدعت شرعاً نہین آیا غلط ہے اور صحیح یہہ ہے کہ اگر بدعت اعتقاد کے متعلق ہو اور اوس مین کسی امر اتفاقی یا دین مین بدیہی سے انکار پایا جائے تو اسکا معتقد مبتدع

بلکہ کافر ہے -

(۵) صاحب ایضاح سے تعجب ہے کہ ایسے امور کفریہ کے معتقد کو تو متبدع نہین کہا اور جو امور بدعت نہین اُنکو بدعت بتلایا ہے -

(۶) مولوی بشیر الدین مرحوم نے مولوی فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہا ہے اور نواب صاحب بھوپال نے پیروان مذہب حنفی کو -

جواب

جواب موضوع الف

(۱) منجملہ اِن آثار اربعہ اثر حضرت **عمر فاروق** رضہ کو آپکے دعوے سے کچھ **تعلق نہین** انکا دعوی یہہ تھا کہ مردون سے مدد لینا [illegible] مین پایا گیا ہے - اور اس اثر مین استعانت اموات کا نام ونشان نہین ہے - نہ اِسمین مردہ کا ذکر ہے نہ جناب باریکی دعامین اِسکے توسل کا اثر - بلکہ وہ اثر تو ہمارے دعوی کی دلیل اور آپ پر حجت ہے کیونکہ اس مین صاف بیان ہے کہ حضرت فاروق نے بعد وصال نبوی آنحضرت صلعم کا توسل دعا مین نہین کیا اور اس دعا مین حضرت عباس رضہ کو جو اُسوقت زندہ وموجود تھے وسیلہ بنایا اس حدیث کے الفاظ یہہ ہین جو صحیح بخاری مین بصفحہ ۱۳۷ منقول ہین -

عن انس رض بن مالك ان عمر بن الخطاب رض	حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ قحط
كان اذا قحطوا استسقى بالعباس رض بن	پڑتا تو حضرت عمر فاروق رضہ حضرت عباس رضہ کے
عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك	وسیلہ سے مینہ مانگتے اور یون فرماتے
بنبينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا	کہ خدایا ہم آنحضرت صلعم کے وسیلہ سے
فاسقنا فيسقون (صحیح بخاری صفحہ ۱۳۷)	مینہ مانگا کرتے تھے (یعنی جب آنحضرت صلعم

جواب وجوہ دوم ضمن الف

زندہ تھے) تو تو مینہہ برسایا کرتا تہا اب ہم (یعنے بعد رحلت نبوی ک) آنحضرت کے چچا کے وسیلہ سے مینہہ مانگتے ہین تو مینہہ برسا پس مینہہ برستا -

پھر معلوم نہین کہ کس غرض اور کس خیال سے آپ نے اِستقام اثبات استعانت اموات مین اِس اثر کو جس سے استعانت اموات کی بر خلاف استعانت باحیا صاف اور کھلے طور پر موجود ہے پیش کیا ہے اور اپنے اور ہمارے اوقات اور انصاف کا خون کر ڈالا اور داب مناظرہ سے بالکل مخالف ہو کر ایک امر محض اجنبی اور خارج از بحث سے استدلال کیا - یہ چھٹی دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکو مناظرہ مناظرہ نہین مجادلہ ہے -

ایسا ہی اثر حضرت عائشہ رضہ (اگر اِسکی صحت آپ ثابت کردین) محل نزاع سے اجنبی بنزاع تو اِسمین ہے کہ خود میّت سے حاجت چاہین یا دعائے جناب باری مین وسیلہ بنائین - اور اِس اثر مین اِن دونون کا اثر نہین ہے - روضہ مبارک کا سوراخ کرنا ایسا ہے جیسا آنحضرت کے جبہ مبارک کو دہو کر شفا کے لئے بیمارون کو پلانا جو بلانزاع ثابت اور جائز ہے (اِس اثر سے آپکا استدلال ساتوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)

اب رہے دو اعرابیون (جنگلیون جاہلون) کے دو اثر سوا انکے نقل و استدلال مین آپ نے ہماری شروط سوال کا لحاظ نہین فرمایا ہمنے اُن امور کے ثبوت کرلیے

جواب وجوہ ۵ — ضمن الف

(جو ایضاح الحق مین بدعت قرار دیئے گئے ہین) ذو شرطین دیگاوی تہین اوّل عالم یا فقیہ یا محدث یا ولی ہونے مرتکب و معتقد امور مذکورہ کی قید۔ دوسری نقل صحیح سے ان امور کے ثابت ہونے کی قید۔ اور اپنے ان آثار اعرابیون کے نقل و استدلال مین دونون شرطون کا لحاظ فروگذاشت کیا نہ ان آثار کی صحت کا لحاظ فرمایا اور نہ ان لوگون مین جنکے یہہ اثر ہین اوصاف علم وغیرہ کا خیال کیا بلکہ بلا تصحیح کسی امام محدث اور بلا اعتماد کسی کتاب ملتزم الصحۃ کے (اعرابیون دیہاتیون) کے آثار کو نقل کردیا۔

ابھی جناب ان آثار کو صحیح کون کہتا ہے اور اعرابی (جاہل جنگلی) کو فقیہ محدث عالم کون کہہ سکتا ہے۔ انصاف کی عینک لگا کر ہمارے سوالات پر دوبارہ نظر کرکے فرما دین کہ یہہ آثار اعراب ہماری شرطون کے مطابق ہین۔

اور اگر یہ دعویٰ ہو کہ یہہ اثر صحیح ہین اور یہہ اعرابی گو نام کے اعرابی ہین مگر حقیقت مین یہہ عالم محدث فقیہ ولی تہے تو اسکا ثبوت دین۔ مگر اس ثبوت مین جلدی نکرین قواعد نقل روایت کے پابند رہین۔ بہتر ہے کہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے ایک دفعہ کتاب علوم الحدیث امام ابن الصلاح وغیرہ دیکھ لین ان ہی قواعد کے مطابق ان آثار کی تصحیح کرین اور ان ہی کے مطابق ان اعراب

(۱) دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶۔ اور شیر قیصر نمبر ۳ جلد ۹ جنمین یہ الفاظ موجود ہین "آپ ہمکو یہ افعال و اعتقاد وہ چاہین محدثین یا فقہا یا علما قرون ثلثہ سے بنقل صحیح ثابت کردین"

جواب دفعہ ۵ ضمن الف

صاحبان آثار کا فقیہ محدث عالم ولی ہونا بنقل صحیح ثابت کرین۔

آپکا یہہ دعویٰ کہ "ان افعال اعراب پر صحابہؓ نے انکار
نہین کیا" اعتراض عدم لحاظ شرط ثانی سے آپکو بری نہین کرتا
یہ دعوے خود محل اعتراض ہے کیونکہ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے
اسپر آپ نے کوئی نقل و دلیل پیش نہین کی۔ یہ دعوے آپ کو ایک
اور بار ثبوت کا زیر بار کرتا ہے آپ اُس دعوے مین سچے اور
اپنی بات کے پکے ہین تو بتاوین ان اعراب (جنگلیون جاہلون)
کے فعل کو کس کس صحابیؓ (ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ وغیرہم
رضی اللہ عنہم) نے دیکہا اور اسپر سکوت کیا اور اس بات کو کس
[illegible] صحیح کہا ہے
یا کس کتاب ملتزم الصحۃ مین وہ پائی جاتی ہے۔

آپ ان باتون کا ثبوت پیش کرینگے تو پہر ہم یہ بحث پیش کرینگے کہ صحابہؓ
کا سکوت کیا حکم رکہتا ہے اور صحیح بخاری کا بابؒ من رای ترک النکیر
من النبی صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ لا من غیر الرسولؐ بحث وغور
کے لئے عرض خدمت کرینگے۔

یہ امور ثابت نہ کر سکین تو پہر خود ہی انصاف سے فرماوین کہ ہمارے
اس سوال کے جواب مین آپکو ان آثار کا پیش کرنا باوجود دعوے
مناظرہ دانی جواب کب زیبا ہے اور سوال از آسمان جواب از
ریسمان مناظر کی شان کے لئے کب مناسب ہے۔ (یہ آٹھوین دلیل
ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۲) ان آثار و روایات کی صحت و ثبوت مین بہی وہی کلام ہے جو

جواب دوم ضمن الف

روایات استعانت اموات مین معروض ہوا - آپ نے واب مناظرہ کا خلاف کیا کہ ہماری شرط صحت نقل سے آنکھ بند کر کے ان غیر مسلم الصحۃ روایات کو بلا تصحیح پیش کر دیا - **ابونعیم** جسکی کتاب سے آپ نے بعض آثار نقل کئے ہین ملتزم صحت نہین ہے کہ اسکی کتاب مین کسی حدیث کا پایا جانا اسکی صحت کا مثبت ہو سکے بلکہ وہ تو ایسا غیر ملتزم صحت و متساہل ہے کہ اپنی تصانیف مین **موضوعات** و منکرات لانے سے بہی **دریغ نہین کرتا** - ہم اس کی تصانیف کی **چند احادیث** جنکو محدثین نے موضوعات و منکرات مین شمار کیا ہے پیش کرتے ہین اور با دب سائل ہین کہ [illegible] ہین [illegible] اعتبار ہے تو کیا آپ ان احادیث کو بہی صحیح کہتے ہین ؟ -

اوّل یہ حدیث کہ خدا تعالے نے حضرت علی مرتضیٰ رضی کی نسبت یہ حکم بہیجا ہے کہ وہ ہدایت کے علم دنشان ہین اور ایمان کے منار اور میری ولیون کے امام اور میری رب کے بہشت کی کنجیون کے خزانچی - امام ابن عدی رض نے فرمایا ہے کہ یہہ حدیث جہوٹی ہے لاہز بن عبد اللہ اس کا

حدیث ان رب العالمین عہد الی علی بن ابی طالب انہ رایۃ الہدی ومنار الایمان وامام اولیائی وثقنی علی مفاتح جنۃ ربی - رواہ ابونعیم - قال ابن عدی باطل لاہز بن عبد اللہ المذکور	بہیجا ہے کہ وہ ہدایت کے علم دنشان ہین اور ایمان کے منار اور میری ولیون کے امام اور میری رب کے بہشت کی کنجیون کے خزانچی - امام ابن عدی رض نے فرمایا ہے کہ یہہ حدیث جہوٹی ہے * لاہز بن عبد اللہ اس کا

* اس حدیث یا احادیث آئندہ کو وضعی یا جہوٹی کہنے سے محدثین کا مقصود یہ ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین یہ دعوے نہین ان احادیث کا مضمون صحیح نہین بعض احادیث کا مضمون بیشک صحیح ہے جیسے حضرت علی مرتضیٰ کا علم ہدایت یا منار ایمان ہونا مگر یہ بات دوسری ہے کہ آنحضرت نے آپ کی تعریف مین یہہ کلمات فرمائے ہین -

جواب وضوح — ضمن الف

عربی	اردو
فی اسنادہ غیر ثقۃ ولا مامون یروی عن الثقات المناکیر۔	راوی ثقہ اور امانت وار نہین۔ ثقہ لوگون سے منکر حدیثین روایت کیا کرتا ہے۔

دوسری حدیث یہ کہ آنحضرت صلعم نے انس رضہ کو فرمایا ہے کہ جو تیرے پاس اِس دروازہ سے سب سے پہلے آوے گا وہ

عربی	اردو
حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انس رضہ اوّل من یدخل علیک امیر المؤمنین وسیّد المسلمین وقائد الغر المحجلین وخاتم الوصیین اذ جاء علی رضہ الخ۔ رواہ ابو نعیم۔ قال فی المیزان موضوع۔	امیر المومنین ہے اور خاتم الوصیین وغیرہ وغیرہ اتنے مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ آ گئے الخ۔ امام ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ یہہ حدیث وضعی ہے۔

تیسری حدیث یہہ کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ آسمان دنیا مین

عربی	اردو
حدیث ان فی السماء الدنیا ثمانین الف ملک یستغفرون لمن احب ابا بکر رض وعمر رض وفی الثانیۃ ثمانین الف ملک یلعنون لمن ابغض ابا بکر رض وعمر رض۔ قال الخطیب وضعہ الحسین بن علی العدوی۔	اسی ہزار فرشتے ہین جو محبان ابوبکر وعمر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین اور دوسرے آسمان مین اسی ہزار ایسے ہین جو انسے بغض رکہنے والون پر لعنت کرتے ہین خطیب بغدادی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کو حسین بن علی عدوی نے وضعی کہا ہے۔

چوتھی حدیث یہہ کہ آنحضرت صلعم نے ایکدن جنت کا حال بیان فرمایا

دفعہ جواب	ضمن الف		
		حدیث - انه صلی الله علیه وسلم وصف ذات یوم الجنة فقام الیه رجل فقال یا رسول الله فی الجنة برق قال نعم والذی نفسی بیده ان عثمان یتحول من منزل الی منزل فتبرق له الجنة -	تو ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ بہشت میں بجلی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں بجز اعثمان ایک منزل سے دوسری میں منتقل ہوگا تو اُس کے لئے بہشت چمکیگی -
		قال ابن عدی هو موضوع وقال فی المیزان هذا اکذب فی اسناده الحسین بن عبدالله وکان یضع الحدیث -	امام ابن عدی نے فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے - ذہبی نے میزان میں کہا ہے یہ حدیث جھوٹ ہے اسکی سند میں حسین بن عبداللہ راوی ہے جو حدیثیں گھڑلیا کرتا تھا -
		حدیث - النظر الی وجه علی عبادة رواه ابونعیم عن عائشه وفی اسناده عبادة بن صهیب هو متروک -	پانچویں یہ حدیث کہ حضرت علی کا موہنھ دیکھنا عبادت ہے - اسکی سند میں عبادہ ہے جو متروک ہے -
		حدیث - اذا کان یوم القیمة جیئ بالتوراة فی احسن صورة وطیب ریح ولا یجد ریحها الا مؤمن - رواه ابونعیم وهو موضوع -	چھٹی یہ حدیث کہ قیامت کے دن توراۃ اچھی صورت اور عمدہ خوشبو میں لائی جاویگی اسکی خوشبو بجز مومنوں کے کسی کو نہ آئے گی -

اُن احادیث کے موضوع ہونے پر اقوال محدثین کی تفصیلی شہادت مطلوب ہو تو کتب موضوعات کو ملاحظہ فرماوین پھر ہمارے اِس مؤدبانہ سوال کا جواب دین یا اِن آثار حلیہ ابی نعیم کو واپس لین - اِسی قسم کی بحث روایت نہایہ کی نسبت ہے اور بے نام ونشان روایت کو تو کون سنتا ہے - بالجملہ ایک روایت بھی آپکی روایات متضمنہ شاقہ

دفعہ ۲ جواب | ضمن الف

عبادات مسلم الصحۃ نہین - پہر اِن ہوائی روایات کو ہمارے سوال کے جواب مین جو نقل صحیح کے قید سے مقید ہے پیش کرنا مناظر کی شان کو کب شایان ہے (یہ نوین دلیل ہے جس سے آپکی مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۳) ہم تو اپنے وعدہ کے مطابق صرف ان آثار کی صحت ثابت ہونے پر ایضاح الحق کی خبر لینے کو حاضر ہین مگر آپ کے مذہب مین تو اِن آثار کی صحت ثابت ہوجانے پر بہی اِن آثار سے استدلال واحتجاج جائز نہین ہے پہر آپکا اِن آثار سے تمسک واحتجاج آپکے مذہب کی شہادت سے انصاف نہوگا اور وہ آپ کو مناظر طالب [illegible] ثابت نہ ہوگا اور یہہ [illegible] دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوکر آپ پر قائم کریگا۔

اقوال و افعال صحابہ رضؓ سے تمسک واحتجاج کرنے کے لئے آپ کے مذہب مین یہہ **شرط** ہے کہ وہ اقوال صریح سنت کے مخالف نہون - **اور یہہ بہی شرط** ہے کہ صحابہؓ سے اِن افعال پر انکار نہ پایا گیا ہو -

آپکے مذہب کے بڑے حامی و امام ابن الہمامؒ **فتح القدیر** مین

قول الصحابیؓ حجۃ عندنا یجب تقلیدہ مالم ینفہ شئی من السنتہ - (فتح القدیر لابن الہمام)	فرماتے ہین کہ قول صحابیؓ ہمارے نزدیک حجت ہے جس کی تقلید واجب ہی جبتک کہ سنت (حدیث نبوی) اسکو مٹا نہ دیوے اور اسکے معارض ومقابل نہو -

اور اس زمانہ کے محقق حنفیہ مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی رسالہ

جواب دفعہ ح — ضمن الف

وان کان الثانی فھو لا یخلو اما ان یکون حدث فی زمن الصحابۃ بان فعلہ الصحابۃ کلھم او بعضھم مع اطلاعھم علیہ واما ان یکون حدث فی زمن التابعین اما الحادث فی زمان الصحابۃ رض فلا یخلو اما ان یوجد منھم النکیر علی ذلک او لم یوجد مع اطلاعھم علیہ فالاول بدعۃ ضلالۃ والثانی وھو ان لا یوجد منھم النکیر بل الرضاء والتسلیم والتوافق فلیس ببدعۃ شرعیۃ - (اقامۃ الحجۃ مولوی عبدالحی لکھنوی ص ۹)

اقامۃ الحجۃ مین فرماتے ہین کہ جو کام زمانہ صحابہ مین پیدا ہو صحابہ کل یا بعض خود اسکو کرین - یا انکی زمانہ مین اُن کی اطلاع کے ساتھ کوئی اور کرے تو دو حال سے خالی نہین ایک یہہ کہ اِس پہ اور صحابہ کی طرف سے انکار واقع ہو یہ قسم بدعت وضلالت ہے دوسرا یہہ کہ باوجود علم واطلاع کے اور صحابہ نے اِس پر انکار نہ کیا بلکہ اِس سے توافق کرلیا ہو یہہ قسم بدعت نہین ہے -

اوران آثار مین جنسے آپ نے تمسک کیا ہے (اگر صحیح بہی ہوجاوین) یہہ دونون شرطین پائی نہین جاتین - صریح سنت بہی اِن کو مٹاتی ہے اور صاف بتاتی ہے کہ تمام شب جاگنا اور ہمیشہ روزہ رکہنا اور تین دن کے اندر قرآن ختم کرنا خدا اور رسول کو پسند نہین ہے اور اقوال صحابہؓ بہی اِن آثار کے مخالف موجود ہین جنمین صائم الدہر ہونے اور ایک دن مین کئی ختم کرنے پر انکا انکار پایا جاتا ہے - اِن آثار کے مخالف صریح سنت

جواب دفعہ د | متن الف

بکثرت مروی ہے - از انجملہ چند روایات عرض خدمت ہوتی ہین -

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میرے علم مین آنحضرت

عن عائشۃ قالت لا اعلم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ القران فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان - (نسائی وابوداؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رات بھر مین تمام قرآن نہین پڑھا - اور تمام شب صباح تک قیام فرمایا اور نہ بجز رمضان کامل مہینہ روزہ رکھا -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آپ نے آنحضرت [illegible] سے پوچھا [illegible] قرآن ختم [illegible] ون

یارسول اللّٰہ فی کم اقراء القران قال فی شہر قال فانی اقوی من ذالک ردد الکلام ابوموسی حتی قال اقرأہ فی سبع قال فانی اقوی من ذالک قال لا یفقہ من قرأ القران فی اقل من ثلث (ابوداؤد)

آپ نے فرمایا ایک مہینہ مین انہون نے کہا مجھ اس سے زیادہ قوت ہے اور یہ سوال وجواب کئی دفعہ ہوئے آخر آپ نے فرمایا ایک ہفتہ مین ختم کر انہون نے عرض کیا مجھ اس سے بھی زیادہ طاقت ہے انپر فرمایا جو تین دن سے کم مین پڑھے وہ قرآن نہین سمجھتا

اس حدیث کے ساتھ اگر حضرت **علی مرتضیٰ** کا (جنہیں آپ آٹھ ختم کرنا نقل کرتے ہین) وہ قول جو دارمی نے آپ سے نقل کیا ہے کہ "جس قرات مین تدبر نہین وہ قرات ہی نہین" ملا جاوے تو اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو تین دن کے اندر ختم قرآن کرتا ہے

عن علی لاقراۃ لاتدبر فیھا (دارمی)

جواب نمبر ۵ — ضمن الف

وہ قرآن ہی نہیں پڑھتا - پہر حضرت مرتضی کی نسبت یہ روایت
کہ وہ ایک دن مین آٹھ ختم کیا کرتے تھے کیونکر لائق تسلیم ہے -

عن انس رض جاء ثلثة رهط الی
ازواج النبی صلی الله علیه وسلم
یسئلون عن عبادة النبی صلی الله
علیه وسلم فلما اخبروا بها
کانهم تقالوها فقالوا این نحن
من النبی صلی الله علیه وسلم
قد غفر الله ما تقدم من ذنبه
وما تأخر فقال احدهم اما انا
فاصلی اللیل ابدا وقال الآخر
انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا
اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا
فجاء النبی صلی الله علیه وسلم
فقال انتم قلتم کذا وکذا والله انی
لاخشاکم لله واتقاکم به لکنی
اصوم وافطر واصلی وارقد و
اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی
فلیس منی۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رض سے روایت
ہے کہ تین اصحاب آنحضرت صلعم
کی ازواج کے پاس جا کر آنحضرت صلعم
کی عبادت کا حال پوچھنے کو
آئے جب ازواج نے خبر
دی تو انہون نے اس عبادت کو
تہوڑا سمجہا (یعنے اپنے حق مین
نہ آنحضرت کے حق مین چنانچہ
انکا قول آئندہ اسپر شاہد ہے)
اور کہا ہم کہان اور آنحضرت صلعم
کہان - آپکے تو خدا نے اگلے
پچہلے گناہ بخشدیے ہین -
ان مین ایک بولا مین تو ہمیشہ
تمام رات نماز پڑہا کرون گا -
دوسرا بولا مین ہمیشہ روزہ رکہونگا
کبہی افطار نکرونگا - تیسرا بولا مین
عورتون سے الگ ہوتا ہون
پہر کبہی نکاح نکرون گا - آنحضرت بہی اتنے مین آپہونچے اور فرمایا
تمنے ایسا ایسا کہا ہے سن کہو مین سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا اور پرہیز کرتا

ہون لیکن مین روزہ بہی رکہتا ہون افطار بہی کرتا ہون نماز بہی پڑہتا ہون سو بہی رہتا ہون اور نکاح بہی رکہتا ہون - جو سنت سے منہ پہیرے وہ ہم سے نہین ہے -

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکو فرمایا تو ہمیشہ روزہ رکہتا ہے اور تمام شب قیام کرتا ہے - ایسا کریگا تو اسکے سبب تیری آنکہین گہری اور ضعیف ہو جائینگے - جسنے ہمیشہ روزہ رکہا وہ روزدار نہین ہے -

عن عبداللہ قال قال لی رسول اللہ یا عبداللہ انک لتصوم الدھر وتقوم اللیل وانک اذا فعلت ذلک ھجمت لہ العین ونھکت لا صام من صام الدھر (مسلم)

ان احادیث کی تاویل وجواب مین آپ اگر بتقلید اپنے معاصرین یا سابقین کے کچہہ کہین تو پہلے اسکو سوچ لین جو کچہہ اونہون نے کہہ رکہا ہے وہ اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اور وہ سب کا سب محل بحث وکلام ہے اسکو آپ نقل کرینگے تو ہم اسکا جواب ابہی طرح [illegible] خوب سمجہہ لینگے کہ یہ جوابات وتاویلات لائق قبول نہین ہین - بالفعل ہم کچہہ نہین بولتے - اور خود بخود کسی سے الجہنا پسند نہین کرتے -

اثار صحابہ معارضہ اثار متمسکہ جناب والا بہی بکثرت ہین از انجملہ چند اثار نقل کیجاتی ہین خود حضرت عمر فاروق رض سے (جنکا صایم الدہر ہونا بلفظ ما مات حتی سرد الصوم آپ نقل کرتے ہین) ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے کہ انکو ایک آدمی کے ہمیشہ روزہ رکہنے کی خبر پہونچی اپنے درہ لیکر اسپر حملہ کیا (مارا) اور یہہ کہنے لگے اسے دہر یا دہر

عن ابن عمر رض قال بلغ عمر ان رجلا یصوم الدھر فعلاہ بالدرۃ ویقول یا دھر (رواہ ابن ابی شیبۃ)

اور حضرت ابو موسی اشعری سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ جو تمام زمانہ روزہ رکہیگا اسپر دوزخ تنگ ہو گی پہر اپنا ہاتہہ بہینچ کر اسکی کیفیت بتائے - اور

عن ابی موسی من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم وقبض کفہ (رواہ احمد)

دفعہ ۵ ضمن الف

حضرت عائشہ رض سے ابن نجیح داود نے روایت کیا ہے کہ مسلم بن مخراق رضی اللہ عنہ آپ سے کہا کہ لوگ ایک شب مین دو دو تین تین ختم کرتے ہین آپ نے فرمایا انہون نے پڑھا مگر کچھہ نہ پڑھا۔ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ شب کو نماز تہجد کے لئے کہڑی ہوتی تو آپ سورہ بقر۔ آل عمران نساء پڑھتے۔ جب آپ آیت بشارت پر گذرتے خدا سے بخشش مانگتے اور جب آیۃ خوف پر گذرتے عذاب سے پناہ مانگتے؛

> عن مسلم بن مخراق قال قلت لعائشۃ رض ان رجلا یقرء احدهم فی لیلۃ مرتین او ثلاثا فقالت قرءوا ولم یقرءوا کنت اقوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فیقرء بالبقرۃ وآل عمران والنساء فلا یمر بآیۃ فیها استبشار الا دعا ورغب ولا بآیۃ فیها تخویف الا دعا واستعاذ

حضرت ابن مسعود [illegible] تین دن کے اندر قران ختم نہ کرنا چاہیے۔

> عن ابن مسعود قال لا یقرء القرآن فی اقل من ثلث

اور حضرت معاذ بن جبل سے ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ آپ تین دن سے کم ختم قرآن کرنے کو مکروہ سمجھتے۔

> اخرج ابو عبید عن معاذ بن جبل انہ کان یکرہ ان یقرء القرآن فی اقل من ثلث

ان آثار کو **شیخ جلال الدین سیوطی** نے **اتقان** مین نقل کرکے فرمایا ہے کہ

سات دن مین قران ختم کرنا اوسط امور ہے اور بہتر ہے اور یہی اکثر اصحابہ وغیرہ کا فعل ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر کو آنحضرت نے فرمایا ہے کہ سات دن مین قرآن ختم کر اور اس سے زیادتی نکر۔

> ویلیہ من ختم فی اربع ثم فی خمس ثم فی ست ثم فی سبع وهذا اوسط الامور واحسنها وهو فعل الاکثرین من الصحابۃ وغیرهم واخرج الشیخان عن عبد اللہ بن عمرو قال لی رسول اللہ اقرءہ فی سبع ولا تزد علی ذالک۔

دفعہ ۵ ضمن الف

اور **محلی شرح موطا** مین دامینی سے نقل کیا ہے اس حدیث کی نظر سے اکثر علماء نے سات دن مین ختم پر زیادتی سے منع کیا ہے:۔

قال الدمامینی ولہذا الحدیث منع کثیر من العلماء الزیادۃ علی السبع:

(محلی شرح موطا)

ان اثار کے جواب مین بہی جو آپ کہنا چاہین پہلے اوسکو سوچ لین۔ جو کچھ آپکے علماء معاصرین یا سابقین نے کہا ہے اسکا جواب یہان تیار ہی ہو۔ اسکے اظہار مین صرف آپکی طرف سے ہدایت کا انتظار ہے۔ اسکے سوا کچھ اور ہو تو لائے اور کوئی نیا ہنر دکہائے:۔

سوال ان احادیث و اثار ممانعت عبادات خلاف سنت سے یہہ تو بخوبی ثابت ہے کہ [illegible] صحیح ہونیکی صورت مین بہی قابل استدلال و احتجاج ہین مگر یہہ کہئے کہ ان اکابر کو جنسے یہہ اثار مروی ہین درصورت تسلیم صحت ان اثار کے کیا کہا جائیگا مبتدع مخالف سنت یا کیا؟۔

جواب ان اکابر کو (بجز جہلاء اعراب کے) ہم مبتدع مخالف سنت ہرگز نہ کہینگے اور نہ اونکے ان افعال کو (بشرطیکہ وہ بسند صحیح ان اکابر سے ثابت ہون) بدعت قرار دینگے بلکہ بمقتضائے حسن ظنی جسکا مسلمانون کے حق مین عموماً و صحابہ کی نسبت خصوصاً ارشاد وارد ہے حتی الوسع ان افعال کا کوئی محمل نکالینگے اور انمین کوئی ایسی تاویل کرینگے جس سے اون افعال کا صریح سنت سے تخالف دور ہو جاے۔ اور کچھ بن نہ پڑا تو یہہ تجویز کرینگے کہ ان اکابر کو صریح سنت جو ان افعال کے مخالف ہین علم نہین ہوا۔ اور جسکو علم تہا انکو نسیان ہو گیا تہا۔ اکابر علماء سے خلاف نصوص ہونیکا یہہ اکثری سبب ہے۔

دفعہ ۵ ضمن الف

چنانچہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۰ مین اسکی پوری تفصیل اکابر علمائے سے منقول ہے۔ اس مقام مین اپنے معزز دوست جناب مولوی عبد الحی صاحب کی عبارت اقامۃ الحجۃ اسکی تائید مین پیش کرتے ہین آپ فرماتے ہین فرماتے ہین

ماهفعله الصحابی لا یخلو اما ان یظهر نص من النصوص النبویة او القرآنیة موافقا له او یظهر نص مخالف له او لا یظهر هذا ولا ذلک :-
فان کان الاول فلا ریب فی کون الاخذ به اولی وان کان الثانی یجمع بینهما حتی الوسع وان لم یمکن ذلک لا یکون الاخذ بقول الصحابی او فعله اولی لورود النص المخالف له ویعذر الصحابی بعدم علمه بذلک النص :-
(آنة الحجة مختصرا)

جو صحابی کرے وہ تین حال سے خالی نہین کوئی نص قرآن یا حدیث اسکے موافق معلوم ہو گی یا مخالف یا نہ موافق اور نہ مخالف :- پہلی صورت (موافقت) مین اس فعل صحابی کا اخذ بہتر ہو گا۔ دوسری صورت (مخالفت) مین فعل صحابی اور نص مین حتی الوسع تطبیق و موافقت کیجاویگی۔ یہہ نہو سکا تو قول یا فعل صحابی کو مخالفت نص کے سبب بند لیا جائیگا اور اس صحابی کا یہہ عذر بیان کیا جاویگا کہ اسکو اس نص کا علم نہین ہوا :-

تیسری صورت مین صحابی کی تقلید کیجاوے اس تفصیل سے جسکو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اور اسکا ایک حصہ سابق شرط ثانی قبول اثار کے ثبوت مین منقول ہو چکا ہے اس مقام مین وہ تفصیل اجنبی تہی اسلئے اسکی تعرض نہین ہوا۔

وہ محمل و تاویلات جو ان افعال اکابر مین (بر تقدیر انکی صحت و ثبوت کے) ممکن ہین ہم ابہی بیان کرنا ضرور نہین سمجھتے۔ جب ہمارے مخاطب ان افعال و اثار کے

دفعہ ۵ ضمن الف بقاعدہ محدثین تصحیح کردینگے تب ہم وہ محمل و تاویلات ذکر کرینگے ۔

ہمارے معزز دوست جناب مولوی عبدالحی صاحب نے رسالہ اقامۃ الحجۃ ان افعال کے محامل و تاویلات مین عمدہ تفصیل کی ہے جسکی ہم دل سے قدر کرتے ہین اور اسکے اکثر حصہ سے اتفاق رکھتے ہین مگر ہم اسمین کمی زیادتی کرنا چاہتے ہین - ہمارے مخاطب نے ہمکو ان محامل و تاویلات کی بیان پہ (بہ تصحیح ان آثار کے) مجبور کیا تو ہم اسکا اظہار کرینگے ۔

دفعہ ۵ ب (ا) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا ہے ان امور کے صراط [illegible] خوش فہمی ہے کہ آپنے تعلیمات صراط مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجھہ لیا ہے صراط مستقیم کی تعلیمات کو ایضاح الحق مین حکم بدعت حقیقیہ یا حکمیہ سے مستثنیٰ کیا ہے - اور صاف کہدیا ہے کہ بعض احض خواص ان امور کو (جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے) بطور معالجہ کرتے ہین اور دین نہین سمجھتے اور نہ امور دینیہ کی طرح اسکا التزام رکھتے ہین ان کے حقمین وہ امور بدعت نہین ہین - اصل عبارت ایضاح (جو اسکے صفحہ ۲۵ مین موجود ہے اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین بصفحہ ۵۴ منقول ہوچکی ہے) ضرور ملاحظ فرماوین

مولوی کرامت علی جونپوری کا ان تعلیمات صراط مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجھنا اور بناء علیہ ایضاح الحق کو

دفعہ ۵ جواب ۱ | ضمیمہ ب

کسی اسمعیل وہابی کی تصنیف قرار دینا بہی اسی نافہمی پر مبنی ہی۔ علاوہ ازین اسکی بناء اس دلی عداوت پر بہی ہے جو مولوی کرامت علی کو گروہ اہل حدیث سے تہی اسکا ثبوت اونکے اس تقریر مین موجود ہے جو **مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ** واقع ۲۸ شعبان ۱۲۸۷ مطابق ۲۴ نومبر ۱۸۷۰ء مین اونکی زبان سے سرزد ہوئی ہے اور وہ رسالہ ششمی ماہانہ سال ہشتم مجلس مذکور مین مندرج ہوکر شائع ہو چکی ہے۔ آپ اس تقریر مین گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت سے اپنی گروہ حنفیہ کو بری کرتے ہین اور اس بغاوت کی تہمت اہل حدیث کے سر پر رکہہ کر فرماتے ہین "اور کمبخت وہابیون کا حال یہہ ہے کہ ان کو اصلا اپنے دین و ایمان کا پاس و لحاظ ہی نہین ہے صرف طمع نفسانی اونہون نے یہہ سارا مکر پہیلا رکہا ہے۔ اور دین کے پردہ مین دنیا حاصل کیا چاہتے ہین پہر انکو کفر اسلام سے کیا مطلب۔ اگر آج یہان کوئی بادشاہ اسلام ہوتا تو اس سے بہی بے تکلف یہہ قوم لڑنے اور جہاد کرنے پر مستعد ہو جاتی فلا رحمہ اللہ علی اصولہم وفروعہم" ان الفاظ مین **مولوی کرامت علی** (علیہ ما یستحقہ) نے کوئی دقیقہ اہل حدیث سے عداوت کا فروگذاشت نہین کیا ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے انکے اصول و فروع کو رحمت الٰہی سے محروم کر دیا۔ با اینہمہ ہماری گروہ (اہلحدیث) کا نامی عالم قرار دینا عوام کو دہوکہ دینا اور انصاف کا خون کرنا نہین تو کیا ہے۔ ناظرین الہی

دفعہ ۵ جواب — ضمن ب

دہوکہ دیا کرتے ہین اور اظہار تو اب اِس کا نام ہے

(یہہ گیارہوین دلیل ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مناظرہ نہونا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۲) ہمنے یہہ تو کہین نہین کہا کہ قرون ثلثہ کے بعد جو محدثین وفقہاء وعلماء واولیاء گذرے ہین اِنکے عقائد اچھے نہین۔ آپ اپنے دعوے مین سچے ہین تو ہماری عبارت مین اس حکم کلی کے نشان دہی کرین ہمنے تو یہہ کہا ہو کہ جن افعال و عقائد کو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے اگروہ پُرانی دنیا کے اولیا و فقہاء و علماء و محدثین [illegible] محدثین وفقہا بعد قرون ثلثہ کا ذکر ہے نہ انکے بہی عقاید کا ذکر نہ کلیۃً وعموماً ان عقاید کو بُرا کہا گیا ہے۔ صرف ان بعض عقائد کی عدم حمایت کا بیان ہے جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے اسکو اِن عام اور محیط الفاظ سے تعبیر کرنا کہ قرون ثلثہ کے بعد جو فقہا و محدثین گذرے ہین انکے عقاید اچھے نہین ہمارے طرف سے ہوتا تو آپ اسکو ضرور کذب کہتے ولیکن ہم آپکو اس لفظ کذب کی طرف منسوب نہین کرسکے۔ ہان یہہ ضرور کہینگے کہ یہہ بیجا الزامات مناظر کی شان سے بعید ہین اور ایسے الزامات کے ساتہہ آپ کو مناظرہ کا دعوے زیبا نہیں۔

(یہہ بارہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

دفعہ ۵ — ضمن الف

(۳) صحیح بخاری کے اس باب کا مطلب ہم نہین سمجھتے تو لیجیئے **اسی** پر ہمارا آپ کا مناظرہ **ختم** ہے اس صورت مین ہم ہرگز اس امر کے لائق نہین ہین کہ آپ جیسے محدث فاضلون سے مناظرہ و مخاطبہ کرین۔ مگر اس امر کا تصفیہ صرف آپ کے دعوے سے نہین ہو سکتا۔ اس تصفیہ کے لئے آپ کسی عالم **منصف** کو جو صرف کچہری کا مولوی نہو حکم مقرر کرلین۔ وہ حکم اگر کہدے کہ جو مطلب اسکا ہمنے سمجہا ہے وہ غلط ہے تو ہم آپکی شاگردی اختیار کرینگے۔ مناظرہ کیسا اور کسکا :-

ہم اس مقام مین اپنے **اوس** مطلب کی (جسکی طرف مجمل [illegible] غلط بتاتے ہین) تفصیل کرتی ہین تاکہ ناظر **منصف** کو اسپر رائزنی کا پورا موقع ملے۔

* ہمکو جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور جناب مولوی وحید الزمان صاحب حیدرابادی دکنی کی منصفی منظور ہے آپ بھی انہین مین سے کسی صاحب کو منصف مان لین یا اور جنکو چاہین منصف مقرر کرلین مگر جو بشرط معروض ہوئی ہے کہ وہ صرف کچہری کا مولوی نہو ملحوظ خاطر رہے۔ کچہری کے مولوی وہ لوگ ہین جو علوم عقلیہ و نقلیہ سے بہرہ نہین رکھتے صرف ملازمت اور کچہری کے سبب مولوی کہلاتے ہین۔ اس قسم کے مولوی ہندوستان خصوصاً دکن وغیرہ اس مین بہت ہین جو بذریعہ اخبارات و اشتہارات اپنے مولویت کی تشہیر کراتے ہین ایسے لوگون کی منصفی ہمکو منظور نہین ہے ۔ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند ؛

امام بخاری رح فرماتے ہین گناہ (بھی) کفر کے کام ہین (جیسا کہ طاعتین بھی ایمان کامل کے کام ہین) مگر بجز شرک یا کفر اعتقادی جو اسکا ہم پہلو ہے - ہم ان امور کے مرتکب کو - (بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء) کافر (اعتقادی خارج از ملت اسلام) نہ کہا جاویگا (صرف یہی کہا جاویگا کہ اسنے کافرون کا کام کیا اور عملی کفر کا مرتکب ہوا چنانچہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمار رضی صحابی کو اپنے غلام کو ان کا طعنہ دینے کے سبب سے) فرمایا تہا کہ تو ایسا آدمی ہے کہ تجھہ مین ایک جاہلیت (کفار کی خصلت) ہے مگر اسکو باوجود قیام خصلت کفر کے کافر نہ بنایا - اور خدا تعالے نے (اپنے رسول کی زبان پر) قتل اہل اسلام کو کفر کہا مگر اسکے مرتکبین کو باوجود ارتکاب قتل کافر نہین ٹھہرایا ارتکاب قتل کے سابق انکا نام مسلمان رکھا

اسکا مطلب جو قسطلانی نے بیان کیا ہے کہ مومن کو ارتکاب معاصی سے کافر نہ کہا جاوے جیسا کہ خوارج کہتے ہین اسکا ماحصل بہی یہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ باوجودیکہ معاصی کفر کے کام ہین پہر بہی انکے مرتکب کو بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء کافر نہ کہا جاویگا جیسا کہ خوارج کہتے ہین -

جناب نے اس مطلب کو خود نہین سمجہا اور لفظ المعاصی من امر الجاہلیۃ کو غور سے نہین دیکہا اور الٹا ہمپر نافہمی کا فتوی لگا دیا - جناب من یقین کرو سو سے سوسے (مبالغہ نہ سمجہیگا بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ خاکسار نے اول سے آخر تک صحیح بخاری کا سبق پڑہایا ہے اور مستعد طلبا کو اونکے سوال کا جواب دیا ہے پڑہائی گئی ہے جسکے پڑہانے مین ہمارے اکثر ہمعصر فضلا شرح وحواشی سے کام چلاتے ہین - باینہمہ ہم اس باب صحیح بخاری کا مطلب نہین سمجہتے تو ہمپر آپکی شاگردی ثابت ہوچکی - اب آپ اس امر کے فیصلہ کے لیے (جسمین بن عمر ما ... ے

جواب دفعہ ۵

استادی کا منصب ملتا ہے) علماء وقت کیطرف رجوع کریں ۔ ورنہ ایسی نامعقول و بیجا لغلی سے زبان کو روکیں ۔ اور یہہ الزام عدم فہم مطلب صحیح بخاری کا اگر آپ نے اوسکا ٹھیک مطلب جو ہمنے بیان کیا ہے سمجھ لیا ہے تو یہ تیرھوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظر کا مناظرہ نہونا اور مجادلہ ہونا ثابت ہے) اور اگر آپ نے اسکا ٹھیک مطلب نہیں سمجھا اور ہمارا بیان بحکم حکم صحیح نکلا تو بہی آپ سے بحث وخطاب مناظرہ نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ مناظرہ مین بین الفریقین کچھہ نسبت ہونی چاہئے ۔ ہمارے استدلال صحیح بخاری کا تو آپ نے جواب دیا جسکا جواب عرض کیا گیا ۔ مگر ہماری استشہاد باقوال متکلمین و فقہا (جنہوں نے اہل قبلہ کو باوجود اعتقاد امور کفریہ کافر نہیں کہا) کے جواب مین آپنے کچھہ نہیں [illegible] اور بالاجمال [illegible] جواب [illegible] اسکا جواب نہیں ہو سکتا انمین بعض بدعات کا موجب کفر ہونا بیان ہوا ہے جس سے ہمکو بہی انکار نہیں ہمین اسکا جواب نہ آیا کہ بعض امور کے مرتکب و معتقد کو باوجود کفر تصیر اونے ان امور کے کیون کافر نہیں کہا اور اس قاعدہ حمل متشق بوقت قیام مبدء کا کیون خلاف کیا ۔ اس قول و مذہب فقہاء و متکلمین کا آپکو علم نہو تو آپ شرح مواقف و شرح مقاصد و شرح فقہ اکبر ملاحظ فرماوین یہ کتابین میسر نہون تو اشاعة السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۴ کیطرف مراجعت کرین اور اگر یہہ کتابیں ملاحظ جناب سے گذری ہین اور قول و مذہب فقہاء و متکلمین کا جناب کو علم ہے تو ہمارے دعوی و بیان کے تصدیق کرین یا اس قول فقہاء و متکلمین کا جواب دین ۔ ایک امر واجب التسلیم یا واجب الرد کے تسلیم یا رد سے محض سکوت اختیار کرنا مناظر کی شان سے بعید ہے (یہہ چودھوین) دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ

جواب دفعہ ۵

ہوتا ثابت ہے۔

(۴ و ۵) ہمنے یا صاحب الیضاح کہین نہین کہا کہ مرتکب بدعت پر خواہ وہ کیسی ہو اطلاق مبتدع ہو نہین سکتا - یا کسی مرتکب بدعت کو شرعاً مبتدع نہین کہا جاتا - آپ صادق القول ہین تو ہمارے یا صاحب الیضاح کی کلام مین اسکی نشان دہی کرین - ہمنے تو صرف کلیت کی نفی کی ہے اور صاف کہدیا ہے یہ "بات کلیتہً صحیح نہین" جس سے صاف ثابت ہے کہ بعض بدعات کے مرتکب مبتدع ہو سکتے ہین اور بعض امور کفریہ کے مرتکب کافر۔

آپکو ہمین شک ہو تو کسی منطق جاننے والے سے دریافت فرمائین کہ نفی کلیت کا مفہوم کیا ہے اور قضیہ "لیس کل بدعۃ مکفر صاحبہا" کا نقیض کیا ہے۔ اور بعض بدعۃ مکفر صاحبہا کا صدق اسکے ساتھ ممکن ہے یا نہین؟

مولویصاحب نہایت افسوس اور بکمال التعجب کا محل ہے کہ خود بدولت کو علم وفہم مین دستگاہ تو یہ ہے کہ ایک ادنی مسئلہ منطق (جسکو منطق کی پہلی کتاب (ایساغوجی) پڑھنیوالے جانتے ہین) کے مخالفت سے بچ نہین سکے - اور دعوی یہ کہ ہم سے تقریری مناظرہ کرلو ہم تمہارے علم کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور علوم مین تمہاری پایگاہ دیکھتے ہین بحکم ؎

تو ان شناخت بیکروز در شمائل مرد که تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم الخ

اس علم پر تو یہ دعوی کسی کے نزدیک اور کسی وجہ سے زیبا نہین ہے۔

کیا "حلوی خوردن را روی باید" مثل ہی جناب نے نہین سنی۔

اور صاحب الیضاح نے بھی کلیت ہی کی نفی کی ہے اور صرف بعض بدعات کے مرتکب کو

مبتدع کہنے سے منع کیا ہے۔

اصل عبارت صاحب ایضاح یہ ہے جو اسکے صفحہ ۳۵ مین موجود ہے۔
مسئلہ سادسہ باید دانست کہ ہرچند در شرع شریف بسیارے را از افعال واقوال واخلاق از شعب کفر ونفاق شمردہ اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخص خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدہ کفر ونفاق میدارد ہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعت است کہ پارہ ازان بطریق نمونہ درینمقام ذکر کردہ شد اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب بدعت بر شخص خاص ہمین معنی فہمیدہ می شود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد۔
پس بنابر ارتکاب اقسام باقیہ (اس لفظ کو غور سے پڑہیگا) از بدعت حقیقیہ وجمیع اقسام بدعت حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع وصاحب بدعت نتوان گفت انتہی اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہمپر اور صاحب ایضاح پر آپکا الزام بیجا الزام ومحض اتہام ہے (یہ بلند رتبہ دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۶) فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہنا عین اصول سنت جنکو فریقین (ہم اور آپ) مانتے ہین، کے موافق اور مفہوم ومنطوق اشاعۃ السنہ والایضاح الحق ومفہوم کلام جناب کے مطابق ہے۔
جن پیروان مذہب حنفی کو نواب صاحب بہوپال نے مبتدع کہا ہے وہی اسی لائق ہیں کہ اونکو مبتدع کہا جاوے وہ درحقیقت حنفی مذہب کے پیرو نہین ہین۔ انکی وصف حال اور شرح مقال کچہہ تو جواب دفعہ ۳ کے ضمن مین لصفحہ ہوچکی ہے اور کچہہ آیندہ بجواب دفعہ ۶ ہوگی۔
نواب صاحب بہوپال عموماً پیروان مذہب حنفی کو مبتدع نہین کہتے اور نہ

اور نہ مبتدع جانتے ہین - صدہا پیروان مذہب حنفی کو متبع و بزرگ جانتے ہین اور اونکے کلام سے جا بجا اپنی تصانیف مین استشہاد کرتے ہین - جناب آپکی تالیفات کا مطالعہ فرماوین تو اس سوء ظنی سے غالباً تائب ہو جاوین -

۶۱ آپ بجواب دفعہ ۶ ہمارے مضمون کے فرماتے ہین کہ اُس اجمال کی تفصیل کرین اور یہہ بتاوین کہ وہ کونسی تقلید ہے جسکو شرک یا بدعت کہا جاتا ہے -

جواب

۶۲ معنی تقلید [illegible] ایک شخص کسی آیت کے معنی خوب جانتا ہے یا حدیث کی صحت کو مانتا ہے اور اسکی نسخ پر کوئی دلیل نہین پاتا اور نہ اسکے معنی مین کسی تاویل کی گنجائش دیکھتا ہے پھر وہ اپنے امام مذہب کی تقلید کے لحاظ سے اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا جائز نہین جانتا اور یہہ کہتا ہے کہ اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا مجتہدین ہی کا کام تہا - ہمکو یہہ عمل و استدلال جائز نہین ہے - ہمپر اوسی مجتہد امام کی پیروی و تقلید فرض و واجب ہے اور اوسکی مخالفت (ایک ہی مسئلہ مین کیون نہون) حرام -

ایسی تقلید کی بُرائی مین اقوال سلف و خلف محدثین و فقہا و مفسرین وغیرہ علما اس کثرت سے وارد ہین کہ اگر ہم ان سب کو بالاستیعاب نقل کرنا چاہین تو اشاعۃ السنہ کی جلد کامل بہی اسکی نقل کے لئے کافی نہو - اسلئے ہم انکی نقل و تفصیل سے قلم کو کہتے

دفعہ ٦

ہین - اور بجائے اس تفصیل کے اس اجمال پر اکتفا کرلیے ہین کہ آپ تفسیر کبیر - تفسیر نیشاپوری - تفسیر مظہری - کتاب الرد علی من اخلد الی الارض کتاب المؤمل فی الرد الی الامر الاول اینتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ - میزان شعرانی یواقیت شعرانی - مواہب لدنیہ - حجۃ اللہ البالغہ - قول سدید - عقد الجید - العقد الفرید - اعلام الموقعین عن رب العلمین - الیقاف فی سبب الاختلاف دراسات اللبیب - فتوحات مکیہ - معیار الحق مین ان اقوال کو ملاحظہ کرین اور اور اگر یہہ کتابین میسر نہ آوین تو اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ وضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد ۱ و ۲ و ۳ ہی کو دیکہین - اسمقام مین ہم آپکے ایک سرگروہ کا قول اس تقلید کی برائی مین نقل کرتے ہین + اور امید رکہتے ہین کہ آپ انکے قول کو ان سبہی اقوال کے قایم مقام خیال فرماوینگے - اور اس سے نفع اٹہاوینگے وہ [illegible] الانتفاع الکبیر مین عبارت میزان شعرانی کو جو صفحہ ۲۵۶ نمبر ۹ جلد ۶ مین منقول ہوچکی ہے نقل کرکے فرماتے ہین ———

اقول تفرق الناس من قديم الزمان الى هذا الآوان الى الفرقتين فطائفة قد تعصبوا في الحنفية تعصبا شديدا والتزموا بما في الفتاوى التزاما شديدا وان وجدوا	مین کہتا ہون کہ لوگ پرانے زمانہ سے اتبک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے انہون نے فتاوی کو پکڑ رکہا ہے اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح انکے خلاف مین پاتے ہین

+ ہمارے چند الکا قول یہی نمبر ۹ جلد ۶ صفحہ ۲۵۷ اشاعۃ السنہ مین منقول ہے اور اعادہ و تکرار اشاعۃ السنہ کی عادت وشعار نہین لیکن چونکہ آپنے اس قول سے باوجود ملاحظہ دیدہ و دانستہ اغماض کیا ہے (یا شاید وہ نمبر ہی آپکی نظر سے نہ گذرا ہو اور نہ آیندہ آپکا پرچہ منگاکر اس قول کے دیکہنے کا قصد ہوا اور شغل سابق ہی عذر وبہانہ پیش کرتا ہو کہ میں اشاعۃ السنہ نمبر ۹ نہین دیکہا) اسلئے ہمنے آپکی خاطر اپنی عادت کا خلاف کیا ہے اور اس قول کو دوبارہ نقل کردیا ہے -

دفعہ ۶ جواب

حدیثا صحیحًا ای اثرا صحیحًا علی خلافه زعموا انه لو کان هذا الحدیث صحیحًا لاخذ به صاحب المذهب ولم یحکم بخلافه وهذا اجهل منهم بما روت الثقات عن ابی حنیفة من تقدیم الاحادیث والاثار علی اقواله الشریفة فترك ما خالف الحدیث الصحیح رای سدید وهو عین تقلید الامام لا ترك التقلید وطائفة زعموا [illegible] وهجر ما ورد به الشرع والاثار فظنوا فی حقه ظنًا سیئة واعتقدوا عقائد قبیحة ومطالعة المیزان لهم نافع ولاوهامهم دافع فلیتخذ العاقل مسلك البین وهجر طریق الطائفتین

النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر

لیعلم ایضًا ان الحنفی لو ترك فی مسئلة مذهب امامه لقوة دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقة التقلید بل هو عین التقلید

تو کہتے ہیں یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے مذہب کا امام اسکو لے لیتا اور اسکے برخلاف حکم نہ دیتا - اور انکی یہہ بات انکی جہالت ہے اس بات سے جو ثقہ لوگون نے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو مقدم سمجھتے ہیں پس قول امام خلاف حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست راے ہے - اور یہہ عین تقلید امام [illegible] فرقہ یہہ خیال کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے حدیثون کو عموماً چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہے سو انہون نے انکے حق میں بدظنی کی اور انکی نسبت برا اعتقاد جمایا کتاب میزان کبری کا مطالعہ دونون فریق کو نافع ہے اور انکے وہمون کو دافع - دانا کو چاہیے کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور ان دونون فریق کی راہ چھوڑ دے اور آپ فوائد بہیہ میں فرماتے ہیں اس مقام مین یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر

یہہ عبارت بہی ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد ۳ کے اوایل مین منقول ہو چکی ہے یہان بہی آپکی ہی خاطر اعادہ خلاف عادت ہوا ۱۲

دفعہ ٦

في صلوٰة ترك التقليد الاتي الى ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابي حنيفة في عدم الرفع ومع ذلك هو معدود في الحنفية ويؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوي المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابي يوسف يوماً الشافعي رحمة الله عليه في طهارة القلتين والي الله المشتكي من [illegible] على من ترك تقليد امامه في مسئلة واحدة لقوة دليلها ويخرجونه عن مقلديه - ولا عجب منهم فانهم من العوام انما العجب ممن يتشبه بالعلماء ويمشي مشيهم كالانعام ٭

کوئی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب اسکے مخالف دلیل (قران یا حدیث) قوت کے سبب ترک کرے تو وہ تقلید سے باہر نہین ہوتا - تمنے نہین دیکھا عصام بن یوسف نے امام ابوحنفیہ کا مذہب رفع یدین نہ کرنے مین ترک کردیا ہے اور باوجود اسکے وہ حنفیون مین شمار کیا جاتا ہے اور اسکی تائید کرتا ہے جو کتب فتاوی مین منقول ہے [illegible] امام شافعی کا قول مسئلہ قلتین مین اختیار کرلیا تہا ہمارے زمانہ کی جاہلون کیطرف سے خدا ہی کی جناب مین شکایت کیجاتی ہے کہ وہ ایک مسئلہ مین بہی قوت دلیل مخالف کے سبب امام مذہب کی تقلید چھوڑنے پر طعن کرتے ہین انسے کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی ہین تعجب انسے ہے جو علما بن بیٹھے ہین اور چال عامیونکی چلتے ہین جیسے جانور

دفعہ

(۱) — آپ بجواب دفعہ ہمارے جواب کے فرماتے ہین اہلحدیث کو تو کوئی شخص کافر نہین کہتا بشرطیکہ وہ اہلحدیث ہون آپ ہمکو مجہول الاسم تحریرات کا ذمہ وار کیون ٹھہراتے ہین جن کتابون کا نام آپنے تحریر فرمایا ہے بعض تو مجہول الاسماء والصفات کی تصنیف ہے اور بعض آپ لوگون کی خانہ جنگیان ہین ان دونون صورتون مین ہم ذمہ وار جواب دہ نہین ہو سکتے —

(۲) ہماری گذارش سے ترقی معکوس کی صحت مین جسطرح سے کلام تہا وہ بدستور قایم ہے اسکی تصدیق کو آپکے انصاف پر چھوڑتا ہون —

(۳) اخیر مین آپ خاکسار کو [illegible] ہین جسکے الفاظ یہ ہین —

بخدمت گرامی جامع فضایل و کمالات مولوی محمد حسین صاحب لاہوری دام عنایتہ — خاکسار وکیل احمد التماس کرتا ہے کہ اصل رسالہ اشاعۃ السنہ مین مسائل مذہب مخاطب درج نہین ہوتے بلکہ یہ مسائل ضمیمہ مین لکھے جاتے ہین تو آپ مخلص کو صرف ضمیمہ کا مشتاق تصور فرماوین — اب صاف صاف ارشاد ہو کہ ہمکو کسقدر روپیہ معہ محصول ڈاک آپکی خدمت مین بھیجنا چاہیے —

نیازمند وکیل احمد

جواب

دفعہ

(۱) اس جواب مین تو آپنے (علم انصاف مناظرہ تو درکنار رہا) پابندی وضع کو بہی طاق مین رکھدیا اور ایک ایسا دعوی خلاف واقعہ کیا ہے جسکا

خلاف واقع ہونا خود آپکی صریح کلام سے ثابت ہے - آپنے اس دعوی
کیوقت یہہ خیال نہ کیا کہ اس امر کو تو عام اہل وضع پسند نہیں کرتے
اسپر لوگ مطلع ہونگے تو ہمکو کیا کہینگے -

ای جناب اور وں کو تو جانے دیجئے آپنے خود اوس فرقہ کو کافر دین
اسلام سے خارج قرار دیا ہے آپکی کتاب النصرة المجتہدین اسوقت
ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہے اسکے صفحہ ۵۹ سطر ۳ وہ ہین آپ
اپنے حریف شیخ محی الدین صاحب کے خطاب مین صاف فرماتے ہین
بدنامی دنیا و مواخذہ اخروی کا خیال نکرنا تمہارا ہی کام ہے اسوجہ سے
تمہارا فرقہ خارج از دایرہ اسلام ہے" اس لفظ "خارج از دائیرہ
اسلام" کو غور سے مطالعہ مین لاوین اور انصاف سے فرماوین کہ اس
لفظ کے ساتھ آپکے اس دعوی کو اگر لوگ آپکو کیا کہینگے - یہہ لفظ معنی
تکفیر مین ایسا ظاہر و صریح ہے کہ لفظ کفر سے اسکی دلالت کفر پر بڑھکر ہے
کفر تو دو معنی (کفر عملی و کفر اعتقادی یعنی خروج از ملت اسلام)
کا محتمل ہوتا ہے یہہ لفظ خاصکر معنی ثانی کو متعین کر رہا ہے - پہر آپکا یہہ
دعوی کہ "اس گروہ کو کسینے کافر نہین کہا" نہین تو کیا ہے - اس قول
مین تو آپنے کہلم کہلا اس گروہ کو کافر کہا - اور در پردہ کافر کہنا آپکی اس
کلام مین پایا جاتا ہے جسمین آپ اس تکفیر سے انکار فرماتے ہین - آپنے
اسمین اپنے انکار تکفیر کو اس شرط سے مشروط کیا ہے "بشرطیکہ وہ اہلحدیث
ہون" اور چونکہ یہہ شرط آپکے نزدیک انمین پائی نہین جاتی جیسا کہ آپ ضمن
الف وعہ میں انکے اہلحدیث ہونے سے صاف انکار کر چکے ہین لہذا بحکم
اذا فات الشرط فات المشروط یہہ انکار تکفیر آپکے نزدیک کان لم یکن

ہے اور صرف زبانی زبانی ہے۔ دل سے آپکو اس تکفیر سے انکار نہین ہے آپکے سوا اور جن بے انصاف مکفرین اہلحدیث کا ہمنے دفعہ مین ذکر کیا ہے انکا حال و مقال بھی آپ پر مخفی نہین ہے پھر انکی نسبت آپکا یہ کہنا کہ وہ مجہول الاسمار و الصفات ہین یا وہ گروہ اہلحدیث مین سے نہین انصاف کا خون کرنا ہے (یہہ سولہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے) اور اگر آپ اسکو انصاف سمجھتے ہین تو حلفاً بیان کرین کہ آپ گلابی چو ورقہ (جامع الشواہد) و انتظام المساجد و لو فیر و تنویر و تحفہ دمدار و انتصار کے مولفین و مہر کرنیوالون کو نہین جانتے یا آپ مولوی عبد القادر پسر مولوی فضل رسول بدایونی - محدث پنجابی مقیم دہلی - مولوی محمد یعقوب [illegible] [illegible] مرحوم دہلوی - مولوی محمد پسر مولوی عبد القادر لودیانوی وغیرہ مولویان دہلی و لکھنو کو مجہول خیال کرتے ہین یا آپ ان لوگون مین سے کسیکو اہلحدیث سے سمجھتے ہین - اس حلفی بیان سے آپ انکاری ہونگے تو ناظرین یقیناً جان جائینگے کہ آپنے تجاہل عارفانہ اختیار کیا ہے اور بغرض الزام یا دفع الزام ان مکفرین کو مجہول الاسما والصفات یا گروہ اہلحدیث سے قرار دیا ہے اور انصاف کا خون کیا ہے۔

(۲) ہمارے ان گذارشات اطمینانی اور معروضات برہانی سے امید ہے جناب اور عامہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس بیش آپکا کلام بیجا اور عکس نادرست و ناروا ہے اور وہ مضمون بلا مزاحمت صحیح و بجا ہے۔ واقعی آپکے گروہ کے لوگ مسلمانون کو کافر بتاتے ہین اور ہر سال مسلمانون کا نمبر گھٹاتے ہین -

(۳) بجواب نوازشنامہ یہہ عاجزانہ گذارش ہے کہ اشاعة السنہ بابت سنین
گذشتہ خصوصًا جلد اول و دوم بہی متعرض مسائل مذہب جناب سے
خالی نہین اور ضمیمجات اشاعة السنہ اصل رسالہ سے علیحدہ قیمتًا نہین
مل سکتی ہان بلاقیمت ہدیہ چاہین تو حاضر ہین شرح قیمت رسالہ بضمیمہ
جواب سابق مین معروض خدمت ہوچکی ہے اور بذریعہ اخبار مشیر قیصر
ملاحظہ سامی سے گذری ہے - یہہ جواب بذریعہ ایک رجسٹرڈ کارڈ مورخہ ۲۶
مئی ۱۸۹۳ء بہی گذارش خدمت ہوا ہے جسکا آجتک ہمکو کوئی جواب نہین
ملا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دو دفعہ بذریعہ اخبار رسالہ طلب فرمانا
محض حیلہ وبہانہ تہے - حقیقت مین آپکو نہ رسالہ دیکہنا منظور ہے نہ اسکا
جواب دینا مدنظر ہے - ورنہ طلب رسالہ مین توسط اخبار کیا ضرورت
ہے اور طلب مین چہہ چہہ مہینہ کے توقف کے کیا معنی - جوابات جواب
[illegible]

ناصحانہ التماس

آپکی سابقہ وحالیہ تحریرات اور ہماری طرف سے آپکے جوابات قطعی طور پر
فیصلہ کرتے ہین کہ ہماری آپکی بحث وگفتگو بے جوڑ ہے اور ہم مین آپ
مین وہ نسبت ومناسبت (جو مناظرین مین ہونی چاہیے) ہرگز نہین ہے
ہم خطاب جناب کے لائق نہین یا آپ ہمارے ... کیونکہ ہمارے دلائل
واستنباطات (جینے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور
آپکے اعتراضات کا نافہمی پر مبنی ہونا ثابت ہوتا ہے) صحیح ہین تو ہمکو